مطالبہ زر نشان - ۳۱

امداد و بازآبادکاری

بابتہ ۷۵-۱۹۷۴ء

کے تعلق سے بیان

ان میں سے ۳۳ [illegible]

[illegible]

از

ایل۔ لکشمن داس

وزیر برائے عمال و روزگار

مطالبہ زر نشان -۲۱- امداد و باز آبادکاری

حکومت ہند اور ریاستی حکومتوں نے سابق مشرقی پاکستان سے آئے ہوئے پناہ گزینوں اور برما، سری لنکا اور یوگنڈہ سے واپس شدگان کے مسئلہ کو ایک قومی مسئلہ کی حیثیت سے باہمی طور پر مل کر حل کرنے سے اتفاق کر لیا ہے۔ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی جانب سے اس سلسلہ میں ہر قسم کی کوششیں اور اقدامات کئے جا رہے ہیں تاکہ ان لوگوں کی باز آبادکاری کے لئے مختلف اسکیمات نافذ کر کے انہیں اپنی گزر بسر کرنے کے مواقع فراہم کئے جا سکیں۔

مشرقی پاکستان سے منتقل شدہ افراد

ریاستی حکومت نے مشرقی پاکستان سے منتقل شدہ ۲۰،۰۰۰ افراد کو زمینات دے کر اپنے پاس بسانے کی ذمہ داری قبول کی ہے کیونکہ وہ بنیادی طور پر زراعت پیشہ افراد تھے۔ ۶۶-۱۹۶۵ کے دوران موضع عیسٰی گاؤں ضلع عادل آباد میں تقریباً ۴،۰۰۰ ایکڑ اراضی کو قابل کاشت بنا کر ۱۰۰۰ خاندانوں میں تقسیم کیا گیا۔ مشرقی پاکستان سے آئے ہوئے مزید ۱۰۰۰ خاندانوں کو ۱۹۷۶ سے پہلے بسانے کے لئے جدید رقبہ جات کو قابل کاشت بنایا جا رہا ہے۔ فی الحال موجودہ عیسٰی گاؤں باز آبادی پروجکٹ میں ۹۲۵ خاندان موجود ہیں اور ۳۰۲ خاندانوں کو اراضیات کی تفویضگی تک عارضی کیمپوں میں رکھا گیا ہے۔ ان میں سے ۳۳۰ خاندانوں کو ۱۹۷۴ کے دوران اراضیات منتقل کرنے کی تجویز ہے۔

مرکزی حکومت ان اراضیات کو اراضیات تری میں منتقل کرنے کے لئے ریاستی حکومت کو مالی امداد دیتی ہے اور دو تا تین سال کے عرصہ میں ان اراضیات کے بیشتر حصہ کا زیر آبپاشی آجانے کا امکان ہے۔ مرکز نے ان جنگلاتی علاقوں میں جہاں زرعی اغراض کے لئے زمین تیار کی گئی ہے ۲۰ بور ویلس کھودنے اور دو بند تعمیر کرنے کے لئے بھی رقم مہیا کی ہے۔ اس وقت ۱۰ بور ویلس کی کھدائی کا کام شروع کیا جا رہا ہے۔ اور اب ہم نے مابقی ۱۰ بور ویلس کی کھدائی کا پروگرام سنٹرل گراؤنڈ واٹر آرگنائزیشن کے تفویض کیا ہے تاکہ وہ اسے جس قدر ممکن ہو پائے تکمیل تک پہنچائے۔ آبپاشی سہولتوں کے علاوہ جو اس پروجکٹ کے تحت ہم پہنچائی جا رہی ہیں ہم نے ہر خاندان کو کاشت کے لئے مویشی، پودوں کی بیماریوں کا انسداد کرنے والی دوائیں، کیمیائی کھاد اور زرعی آلات وغیرہ

سربراہ کرنے کے انتظامات کئے ہیں۔ ہر خاندان کو ۵ ایکڑ زرعی اراضی اور ان کے گھروں کے پیچھے ۰٫۵ ایکڑ زمین ترکاریاں وغیرہ اگانے کے لئے مہیا کی گئی ہے۔

تخلیہ کنندگان کے بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے مدارس قائم کئے گئے ہیں۔ جہاں مفت تعلیم اور مفت کتابیں دی جاتی ہیں۔ ان خاندانوں کی طبی ضروریات کی تکمیل کے لئے پروجکٹ علاقہ میں ایک ڈسپنسری بھی موجود ہے۔

برما سے واپس شدگان

ریاست ہذا میں برما سے واپس شدگان کی آمد کا سلسلہ اگسٹ ۱۹۶۴ سے شروع ہوا ہے۔ اب تک ۳۸،۴۷۳ افراد پر مشتمل ۱۱،۵۲۲ خاندان اس ریاست میں آچکے ہیں۔ جن کے منجملہ ۷،۰۰۰ سے زیادہ خاندان ضلع وشاکھاپٹنم میں اور مابقی ریاست آندھرا پردیش کے دیگر اضلاع میں پھیلے ہوئے ہیں۔

برما سے واپس شدگان میں سے بیشتر کا تعلق شہری علاقوں سے ہے۔ اور ان کی باز آبادکاری کا اہم ذریعہ چھوٹے کاروبار اور تجارت کے لئے قرضوں کی اجرائی اور کچھ حد تک ملازمتوں کی فراہمی ہے۔ واپس شدگان کی ایک قلیل تعداد زراعت پیشہ ہے اور انہیں زراعت میں مشغول کر دیا گیا ہے۔

حکام ضلع کے توسط سے ہر خاندان کو چھوٹے کاروبار اور تجارت کے لئے ۵،۰۰۰ روپیہ کی حد تک قرض دیئے جا رہے ہیں۔ انہیں شہری علاقوں میں تعمیر مکان کے لئے فی خاندان ۴،۰۰۰ روپیہ اور دیہی علاقوں میں ۲،۵۰۰ روپیہ بشمول ۶۰۰ روپے گرانٹ کے قرض دیئے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ دوکانات اور کاروباری مقامات کے لئے فی خاندان شہری علاقوں میں ۵۰۰ روپیہ اور دیہی علاقوں میں ۲۰۰ روپیہ کی حد تک قرض اجرا کئے جا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں واپس شدگان مدراس میں قائم شدہ امداد باہمی مالیاتی و ترقیاتی بنک برائے واپس شدگان کے رکن بھی بن سکتے ہیں۔ جو جنوبی ریاستوں میں آباد واپس شدہ ارکان کو قرض کی سہولتیں مہیا کرتا ہے۔

برما سے واپس شدگان کو اننت گاؤں ضلع کریمنگر، راجمندری اور نیلور میں قائم شدہ

امداد باہمی کارخانہ جات برائے کتائی سوت و پارچہ بافی میں ملازمتیں بھی دی جاتی ہیں۔ پیرانہ سال اور اپاہج واپس شدگان کو کنچراپالم ضلع وشاکھاپٹنم میں قائم شدہ آرام گھر میں رکھا جاتا ہے۔

سری لنکا سے واپس شدگان

ہند۔سیلون معاہدہ بابت ۱۹۶۴ کے تحت ۱۵ سال کی مدت میں ۰۰۰،۲۵،۵ ہندوستانی نژاد کو ہندوستان واپس بلانے کا تصفیہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں واپس شدگان کی آمد کا سلسلہ اگست ۱۹۶۸ سے شروع کیا گیا اور ۱۸۰ افراد پر مشتمل ۶۵ خاندان اب تک آندھرا پردیش آچکے ہیں۔

سری لنکا سے واپس شدگان چھوٹے کاروبار اور تجارت کے لئے قرضوں وغیرہ کے وصول کے اسی طریقہ پر مستحق ہیں جس طریقہ پر برما کے واپس شدگان مستحق ہیں۔ سری لنکا سے واپس شدگان کی غالب تعداد باغات میں کام کرنے والے مزدوروں پر مشتمل ہے اس لئے انہیں حکومت ہند کی باغات سے متعلق اسکیمات کی عمل آوری کا کام سونپا گیا ہے۔

حکومت ہند نے ایک اسکیم منظور کی ہے جس کی رو سے سری لنکا سے واپس شدہ ۶۰۰ افراد کو ضلع وشاکھاپٹنم کے چنتاپلی اور پڈیرو ایجنسی علاقہ جات میں ۰۲۵،۲ ایکڑ اراضی پر مشتمل ۰۷۵،۷۷ لاکھ روپیہ کی لاگت سے قائم کردہ کافی پلانٹیشن پروجکٹ میں مامور کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں اب تک مزدوروں کے لئے ۹۴ رہائشی مکانات تعمیر کئے گئے ہیں۔ اور ۵۳ مکانات زیر تعمیر ہیں۔ اس پروجکٹ میں ایک اسکول بھی قائم کیا گیا ہے۔ پروگرام کے مطابق گذشتہ سال ۲۷۲ ایکڑ اراضی پر کافی کے پودوں کی کاشت کی گئی۔ ۷۵-۱۹۷۴ کے دوران اس پروجکٹ کے تحت سری لنکا سے آئے ہوئے ۱۲۵ خاندانوں کو بسانے کی تجویز ہے۔ اور پانچویں پنج سالہ منصوبہ کے دوران یہاں ہر سال ۱۰۰ خاندانوں کے حساب سے سری لنکا سے واپس شدگان کو بسایا جائے گا۔

حکومت ہند کو ایک اور اسکیم روانہ کی گئی ہے جس کے مطابق اضلاع مغربی

گوداوری، گنٹور اور نیلور میں ۳،۰۰۰ ایکڑ اراضی پر کاجو کے پودے لگائے جائیں گے اور موجودہ ۲،۰۰۰ ایکڑ اراضی پر موجود کاجو کے پودوں کی نگہداشت کی جائیگی۔ اس اسکیم کے تحت سری لنکا سے واپس شدہ ۵،۰۰۰ افراد کو بسایا جائیگا۔ اور اس پر ۱۹۱٫۰۱ لاکھ روپیہ صرف ہوں گے اس سلسلہ میں حکومت ہند کی منظوری کا انتظار ہے

برما، مشرق پاکستان اور سری لنکا سے واپس شدگان کی بازآبادکاری اور امداد پر لاحقہ تمام اخراجات حکومت ہند برداشت کرتی ہے۔

—— مطبوعہ ——
دارالطبع حکومت آندھرا پردیش
حیدرآباد ـ ۲۹